معیارِ انسانیت

مولانا سفیان علی فاروقی
رکن شعبہ نشر واشاعت جامعہ دارالتقویٰ، لاہور

اُسوۂ صحابہؓ

قرآن پاک کے اولین مخاطب، اسلام اور نبی کریم ﷺ کے سب سے پہلے محافظ و خادم، ’’أُولٰئِکَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ‘‘، ’’أُولٰئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ‘‘، ’’أُولٰئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا‘‘، ’’أُولٰئِکَ کَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ‘‘، ’’رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ‘‘، ’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ.‘‘ جیسی سینکڑوں آیات کے حقیقی مصداق، اُمت کے سب سے پہلے محسنین، اُمت اور نبوت کا درمیانی واسطہ، دینِ اسلام کو نبی کریم ﷺ سے لے کر باقی اُمت تک پہنچانے والے سچے اور ایماندار لوگ، عشقِ رسالت کی معراج، وفا اور صدق وصفا کے پیکر، یعنی قدسی صفات جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے پوری اُمت کے لیے کامل نمونہ بنا دیا۔

نماز کیسے پڑھیں؟ جیسے صحابہ کرامؓ نے پڑھ کر دکھلائی۔ حج کیسے کریں؟ جیسے نبی کریم ﷺ کے احکامات کے مطابق صحابہ کرامؓ نے کیا۔ عشقِ رسالت کا معیار کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل۔ مسلمانوں کے آپسی تعلقات کیسے ہونے چاہئیں؟ جیسے صحابہ کرامؓ کے آپسی تعلقات تھے۔ کفار سے برتاؤ کیسے کریں؟ جیسے صحابہ کرامؓ نے حکمِ نبوی کے مطابق برتاؤ کیا۔ دین کی حفاظت کیسے کی جائے؟ جیسے صحابہ کرامؓ نے کی۔ اسلام کا تعلیمی وتدریسی منہج کیا ہے؟ جو صحابہ کرامؓ کا تھا۔ حکومت اور حکمرانی کا طرز کیا ہونا چاہیے؟ جو صحابہ کرامؓ کا تھا۔ جہاد کب، کہاں اور کیسے کیا جائے؟ جب جہاں اور جیسے صحابہ کرامؓ نے کیا۔

یعنی وہ نور جو نبی کریم ﷺ کے قلبِ اقدس پر اُتارا گیا، اس نور کو صحابہ کرامؓ کے ذریعے پوری کائنات پر صدقہ کر دیا گیا۔ علم کی خیرات صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں پوری اُمت میں بانٹی گئی۔ محبت ومودت کے زمزمے انہی کے ہاتھوں سے لٹائے گئے۔ انہی کے سینوں نے تیر کھا کر نبوت کا دفاع کیا۔ وہ نبوت کی

آنکھیں جو دیدارِ الٰہی سے منور ہوئیں تو اُن مطہر آنکھوں کا دیدار انہی کے حصہ میں آیا۔ نبوت سے لمعانیت (روشنی) لے کر پوری کائنات کو منور کرنا انہی کا خاصہ تھا۔ یہ تو ستارے تھے جنہوں نے اپنے چاند سے روشنی لے کر ظلمت کدۂ عالم میں ہدایت کی روشنیاں بکھیر دیں اور ان کے حصے میں نبوت کی گواہی آئی۔

نبوت کے چلنے سے لے کر اندازِ تکلم، طرزِ تخاطب تک، عدالتی فیصلوں سے لے کر محبت کی ضیاء پاشیوں تک، عبادات اور معاشرت سے لے کر معاملات کی باریکیوں تک، جہاد سے لے کر حکومت کی دقیقہ سنجیوں تک، علم کی شناوری سے لے کر عمل کی گہرائیوں تک، ہر چیز کی چشم دید گواہی بھی انہی کے حصے میں آئی۔

میں، میرے ماں باپ، میری آل و اولاد قربان ان مقدس ہستیوں پر کہ جنہوں نے میری زباں اور میرے دل کو کلمے سے بہرہ ور کرنے کے لیے اپنی جوانی کی حسین راتیں گھوڑوں کی پیٹھوں پر گزار دیں۔ اپنے حسین دن جون جولائی کی سخت دوپہروں کی نذر کر دیئے۔ اپنی خواہشات کو تج دیا۔ اپنی دولت کو نبوت کے قدموں میں ڈھیر کر کے اپنے گھروں کو خدا کے سپرد کر دیا۔ پاؤں میں جوتی نہیں، پیٹ میں کھانا نہیں، ہاتھ میں سواری نہیں، لیکن نبوت کے حکم کی تعمیل میں ایک لحظہ کی بھی تاخیر برداشت نہیں کی، اپنے کاروبار، اپنی آل واولاد قربان کر دی۔ پھر کیوں نہ ان کے قدموں کا کھٹکا جنت میں سنائی دے، اُن کی مدحت کے ترانے سات آسمانوں پر گائے جائیں، قانونِ قدرت سے جنت کی بشارتیں ملیں، نبوت کی مطہّر زبان اُن کی تعظیم کے پروانے جاری کرے اور پھر کیوں نہ قرآن اُن کی مدحت سرائی کرے۔ قدسی صفات جماعت کے اوصافِ حمیدہ کو قرآن پاک نے کچھ یوں بیان کیا ہے:

۱:-''كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ.'' (آلِ عمران:۱۱۰)

''(مومنو! اے صحابہ کرامؓ!) جتنی اُمتیں لوگوں میں ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔''

۲:-''وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا.'' (البقرۃ۱۴۳)

''اس طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا، تاکہ تم (روزِ قیامت) اور لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزمان ﷺ) تم پر گواہ بنیں۔''

۳:-''وَاعْلَمُوْا أَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ أُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ.'' (الحجرات:۷)

’’اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے پیغمبر ہیں، اگر بہت سی باتوں میں تمہارا کہا مان لیا کریں، تو تم مشکل میں پڑ جاؤ، لیکن خدا نے تمہارے لیے ایمان کو عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا، کفر، گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا، یہی لوگ راہِ ہدایت پر ہیں، یعنی خدا کے فضل اور احسان سے اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والے ہیں اور حکمت والے ہیں۔‘‘

۴:-’’وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آوَوْا وَّنَصَرُوْا أُولٰئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ‘‘ (الانفال:۱۰)

’’اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی، یہی لوگ سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے (خدا کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے۔‘‘

۵:-’’لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَ هُمْ أَوْ عَشِيْرَتَهُمْ أُولٰئِکَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ أُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.‘‘ (المجادلۃ:۲۲)

’’جو لوگ خدا پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم اُن کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے، یہی وہ لوگ ہیں، جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر کی لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے اور فیض بخشی سے ان کی مدد کی ہے اور اللہ ان کو ایسی بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں‘ داخل کرے گا۔ یہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے، خدا اُن سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں، یہی گروہ خدا کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔‘‘

۶:-’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ .‘‘ (الفتح:۲۹)

’’محمد (ﷺ) خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحمدل۔‘‘

۷:-’’اَلصَّابِرِيْنَ وَالصَّادِقِيْنَ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ.‘‘ (آل عمران:۱۷)

’’یہ (صحابہؓ) صبر کرنے والے ہیں اور راست باز ہیں اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔‘‘

۸:-’’فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ.‘‘ (البقرۃ:۱۳۷)

’’تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئے جس طرح تم ایمان لے آئے تو ہدایت یاب ہو جائیں گے اور اگر منہ پھیر لیں اور نہ مانیں تو وہ (گمراہی) میں ہیں۔‘‘

آج کے اس نازک دور میں کہ جب ان عظیم ہستیوں کو متنازع بنا کر پوری اسلام کی عمارت گرانے کی ناکام اور مذموم سازشیں کی جارہی ہیں، ایسے وقت میں نہایت ضروری ہے کہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کو پڑھا جائے، اُن کی قربانیوں سے عوام کو آگاہ کیا جائے، ان روشن ستاروں سے روشنی لے کر اپنی زندگی کو سنوارا جائے، اپنے معاملات اور معاشرت کو بہتر کیا جائے، اپنا طرزِ حکمرانی درست کیا جائے اور ایک ایسا معاشرہ قائم کیا جائے جو عہدِ نبوی کا پرتو ہو، کیونکہ وہ ایسا کامیاب اور کامران معاشرہ تھا کہ دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ تاریخِ انسانیت میں یہ بہت بڑا انقلاب تھا جو برپا ہو چکا تھا اور دنیا ششدر و حیران تھی۔

آج بھی ہمیں اپنے مذہبی و سیاسی، سماجی و معاشرتی مسائل کے حل کے لیے شاگردانِ رسالت (رضی اللہ عنہم) کی لمعہ افروزیوں سے اپنے چمن پاکستان کو سجانا اور منور کرنا ہوگا، تاکہ ہمارا پیارا وطن پاکستان نا صرف اپنے مسائل سے نکلے، بلکہ پوری دنیا کی قیادت وسعادت کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہو، جو کہ اس کی بنا کا اصل مقصد اور حقیقی خواب تھا۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....

تصحیح واعتذار

ماہنامہ بینات کے محرم الحرام ۱۴۴۲ھ مطابق ستمبر ۲۰۲۰ء کے شمارے میں ’’سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ‘‘ کے عنوان کے تحت حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے دو خطوط شائع کیے گئے تھے، جو غلطی سے حضرت مولانا عبدالحق نافع رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہو گئے تھے، جبکہ درحقیقت وہ دونوں خطوط حضرت مولانا فضل محمد سواتی رحمۃ اللہ علیہ کے نام لکھے گئے تھے۔ ریکارڈ کی درستگی کے لیے قارئینِ کرام نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ)